

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے اور انگلیاں چاٹنے میں حکمت اور فوائد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۗ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ (طہ: 82)

یعنی جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے طیب چیزیں کھاؤ اور اس بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہی رہ درگاہ باری

(در ثمنین)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ مئی 2026ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری بیان کرتے ہوئے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا ذکر فرمایا۔ ذہن میں خیال آیا کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیاں چاٹنے کی حکمت اور فوائد تفصیل سے بتائے جائیں۔ حضور اس خطبہ میں فرماتے ہیں۔

”اسی طرح گھر میں معمولی زندگی گزارنے کے بارے میں جو روایت ہے حضرت حسن سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سب کے لئے کھلے تھے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صبح شام بڑے بڑے برتنوں میں کھانے پیش کیے جاتے تھے یعنی اعلیٰ قسم کے کھانے کوئی نہیں پیش ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی ملاقات کرنا چاہتا وہ آسانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھتے اپنا کھانا بھی زمین پر رکھتے۔ سادہ اور موٹے کپڑے پہنتے۔ گدھے پر سوار ہوتے لوگوں کو اپنی سواری کے پیچھے بٹھاتے اور کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے یعنی صاف کر لیتے تھے۔“

سامعین کرام! ہاتھ سے کھانا کھانا سنت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ لقمہ ہاتھ کی انگلیوں سے بلا واسطہ منہ میں لیا جائے۔ کھانے کے لیے ہاتھ کا استعمال چمچوں یا کانٹوں کے استعمال سے زیادہ صحت مند ہے۔ سائنسی نقطہ نگاہ سے ہمارے جسم میں اور ہماری جلد پر بے شمار فائدہ مند بیکٹیریا ہوتے ہیں جو کہ ہمیں اپنے ارد گرد کے ماحول میں موجود نقصان دہ بیکٹیریا سے بچاتے ہیں۔ جب ہم اپنی انگلیوں کی مدد سے کھانا اپنے کھاتے ہیں اور نوالہ منہ میں ڈالتے ہیں لاشعوری طور پر یہ فائدہ مند بیکٹیریا ہمارے جسم میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور ہمارے کھانے کو ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ جب ہم کھانا کھاتے ہوئے اپنے ہاتھ استعمال کرتے ہیں تو ایک تو آہستہ کھانا کھایا جاتا ہے اور دوسرا ہمارے تمام حواس اُس کھانے کو محسوس کر رہے ہوتے ہیں جو کہ کھانے کے عمل کو زیادہ سود مند بناتا ہے اور یہ چیز ہم چمچ کانٹے سے کھانے سے نہیں کر پاتے۔ عمومی طور پر چمچ اور کانٹے (Fork) کا استعمال کرتے ہوئے کھانا جلدی کھایا جاتا ہے۔ جلدی جلدی کھانا خون میں شوگر کے لئے عدم توازن پیدا کرتا ہے۔ اگر چمچوں کے استعمال کرنے کے بجائے اپنے ہاتھوں سے کھائیں تو کھانے کے دوران تھوڑی سیست روی آجاتی ہے جس کے نتیجے میں ذیابیطس کے خطرے سے حتی الامکان بچا جاسکتا ہے۔ میں نے خود ایک پاکستانی کو جو ایک لمبے عرصہ سے یورپ میں رہائش پذیر تھے کانٹے کے ساتھ اتنی جلدی کھانا کھاتے دیکھا کہ میں اتنی عُجالت میں کھانا ختم کرنے پر پریشان ہوا اور وہ اپنے اس فعل پر فخر کر رہے تھے۔ وہ ذیابیطس کی وجہ سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

ہاتھوں سے کھانا فائدہ مند ہے کیونکہ یہ ہاتھوں کے پٹھوں کی ایک ورزش بھی ہے جو خون کی گردش میں مدد فراہم کرتی ہے۔ ہاتھوں کی حرکت خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے جس کا جسم کی مجموعی صحت پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ اسلام آباد پاکستان میرے قیام کے دوران ایک احمدی ڈاکٹر چائنا سے پڑھ کر واپس آئے تھے۔ اُن کے ساتھ میری ایک نشست ہوئی جس میں انہوں نے مجھے بتایا کہ نماز کی ہر حرکت ورزش کا درجہ رکھتی ہے حتیٰ کہ تسبیحات کی کاؤٹنگ کے لئے جو ہم اپنے

انگوٹھے سے پوروں کو ذرا سادبا تے ہیں وہ بھی ورزش ہے اور ہر پورے پر ذرا سادباؤ دماغ کے مختلف حصوں کو پیغام دیتا ہے جس سے اُس سے متعلقہ اعضاء تندرست اور صحت مند رہتے ہیں اور یہ عمل ہمیں فٹ رہنے میں مدد کرتا ہے۔

ہاتھوں سے کھانا کھانا صفائی کے پہلو سے بھی کہیں زیادہ صحت بخش ہے کیونکہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم ہے اور وضو کرنے والا انسان تو ویسے بھی دن میں پانچ دفعہ اپنے ہاتھ دھوتا ہی ہے جبکہ چمچ کائے وغیرہ کس حالت میں دھوئے گئے ہیں کتنے صاف ہیں اور اُن کو میز پر پیش کرنے والے کے ہاتھ صاف بھی تھے کہ نہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

کھانا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور جب کوئی مشروب نوش کرے تو اسے دائیں ہاتھ سے نوش کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہی سے پیتا ہے۔

(مسلم بلوغ البراء حدیث: 1250)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

” واضح ہو کہ قرآن شریف کے رُو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں... اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔ اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 319)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر بیان فرماتے ہیں کہ

” امر تر کا واقعہ ہے۔ ایک دعوت میں چند مولوی شریک تھے اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا تھا۔ چائے لائی گئی میں نے پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑی۔ تب سب نے اعتراض کیا کہ یہ سنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ سنت ہے کہ پیالی دائیں ہاتھ سے پکڑی جائے مگر کیا یہ سنت نہیں کہ لا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (بنی اسرائیل: 37) جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگوں کو مناسب نہ تھا کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہیں ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ ہی لیتے کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ پھر میں نے بتلایا کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائیں بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر میں ہاتھ کو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہیں بتلائی گئی تب وہ سن کر شرمندہ ہو گئے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 52)

حالانکہ آپ علیہ السلام سنت کو پورا کرنے کے لیے اپنا دایاں ہاتھ پیالی کے نیچے رکھا کرتے تھے۔ حضرت ضمیر علی صاحب ولد محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ ”میں بچپن کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں اکثر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہمارے محلے کی بہت سی عورتیں گئیں تو میں بھی اُن کے ہمراہ گیا۔ اُن ایام میں میرے دائیں ہاتھ پر ضرب آئی ہوئی تھی کوئی چوٹ لگی ہوئی تھی۔ جب میں حضور کے ہاں گیا تو حضور اس وقت مسجد مبارک کے قریب والے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی اُس کمرے میں چلا گیا۔ حضور نے بڑے پیار سے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ اس کے بعد حضرت اُمّ المؤمنین گاجروں کا حلوہ لائیں، پہلے حضور نے میرے منہ میں دو تین لقمے اپنے ہاتھ مبارک سے ڈالے اور بعد میں فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے کھاؤ، کیونکہ تمہارے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگی ہوئی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے پیٹ بھر کر کھایا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 5 صفحہ 132 غیر مطبوعہ)

اس کا مطلب ہے کہ اگر مجبوری ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ نے left handed کے لئے ہدایت فرمائی کہ اُسے بائیں ہاتھ سے لکھنے پر نہ ٹوکیں تاہم اُسے کھانے کے وقت دائیں ہاتھ کی ترغیب دیتے رہیں۔

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھانا کھانے اور بعد میں اپنی انگلیاں چاٹنے سے متعلق بہت سی احادیث ملتی ہیں جن میں سے کچھ پیش ہیں۔

المعجم الأوسط جلد 2 صفحہ 180 میں محمد بن کعب بن عجرۃ کی اپنے باپ سے روایت درج ہے کہ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الشَّلَاثَ: بِالْإِبْهَامِ، وَالَّتِي تَلِيهَا، وَالْوُسْطَى، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الشَّلَاثَ قَبْلَ أَنْ يَسْحَحَهَا، وَيَلْعَقُ الْوُسْطَى، ثُمَّ الْيَمَانِيَّةَ، ثُمَّ الْإِبْهَامَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے کے بعد ان کو چاٹ لیا کرتے تھے اور انگلیوں کو چاٹنے کی ترتیب یہ ہوتی تھی کہ پہلے درمیان والی انگلی (بڑی انگلی) کو چاٹتے تھے، پھر اس کے ساتھ والی (شہادت کی انگلی) اور اخیر میں انگوٹھے کو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے جب تک اسے (اپنی انگلیوں کو) خود نہ چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوائے۔“ (جسے محبت ہو وہ چاٹ سکتا ہے۔)

(صحیح مسلم کتاب الاشربة حدیث: 5294)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی: حدیث 130)

ایک جگہ انگلیاں چاٹنے کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمائی ہے۔

کہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

(مسلم عن جابر الاشربة 35)

انگلیوں میں لگے ہوئے کھانے کے ذرات کو ہونٹ کے داخلی حصہ یا زبان سے صاف کر لیا جائے، اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے صحیحین و دیگر کتب حدیث میں ”لَعَقُ“ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی لغت میں زبان سے چاٹنے کے ہیں، شہد چاٹنے کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ انگلیوں کو چاٹنے کے حوالے سے احادیث میں یَلْعَقُ (بخاری: 5456) اور يَلْعَقُ (مصنف ابن ابی شیبہ: 24447) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ دونوں الفاظ کی مناسبت سے امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں باب باندھا: بَابُ لَعَقِ الْأَصَابِعِ وَمَصَّهَا قَبْلَ أَنْ تُسْحَحَ بِالْيَمِينِ دِلِ۔ پہلے لفظ (يَلْعَقُ) کا ترجمہ ہے: انگلیوں کا چاٹنا۔ یعنی زبان باہر نکال کر انگلیوں پر پھیرنا۔ شہد چاٹنے کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

”عربی میں لَقِيَ (مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اس حوالے کے نیچے فٹ نوٹ میں لکھا ہے لعوق۔ غالباً کاتب کی غلطی ہے) چٹنی کو کہتے ہیں۔“ جس پر مفتی محمد صادق صاحب نے کہا کہ انگریزی میں لِقِيَ (lick) چاٹنے کو کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 393)

چٹنی کو لِقِيَ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اُسے اکثر جگہوں پر چاٹا جاتا ہے۔

جبکہ دوسرے لفظ (يَلْعَقُ) کا ترجمہ ہے: انگلیوں کو چوسنا۔ یہی لفظ پانی پینے کے سلسلہ میں ایک روایت میں ہے:

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمِصَّ مَصًّا، وَلَا يَلْعَبْ عَبًّا

(سنن البیہقی جلد 7 صفحہ 464)

یعنی لبوں سے چوس کر یا چُوسکی لے کر پیے، غٹ غٹ بڑے گھونٹ بھر کر نہ پیے۔

امام بخاری لَعِقُ کے ساتھ مَصَّ استعمال کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دونوں کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس کا کچھ حصہ ہمارے ہاتھوں اور ہماری پلیٹ میں لگا رہ جاتا ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے کس ذرہ میں برکت رکھی ہے اس لیے جب کھانا ختم کریں تو ہاتھ سے اپنی پلیٹ کو خوب اچھی طرح صاف کر کے اپنی انگلیاں چاٹ لیں اور پھر ہاتھ دھولیں۔ اس طرح ایک تو کھانے کی پلیٹ بھی صاف نظر آتی ہے کیونکہ پلیٹ میں ویسے بھی کھانا نہیں چھوڑنا چاہیے اس کو مکمل ختم کرنا چاہیے۔ یہی سنت رسول بھی ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر لقمہ نیچے گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھالے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(مسلم الاشبہة: 137)

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی وجہ سے ہمارے منہ کے لعاب کے ذریعہ کئی فائدہ مند بیکٹیریا اور غذا کے آخری ذرات بھی معدے تک چلے جاتے ہیں اور بعض سائنسی تحقیقات سے ثابت ہے کہ انسان کے لعاب دہن میں کچھ ایسے عناصر ہوتے ہیں جو کھانے کی چکناہٹ کو ختم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں، اس طرح کھانے کے بعد انگلی چاٹنے سے ہاتھ کی چکناہٹ بھی ختم ہوتی ہے اور اگر صابن وغیرہ میسر نہ ہو تو صرف پانی سے دھونا یا کپڑے سے پوچھنا کافی ہوتا ہے۔ لیکن آج کل ہم غیروں کی تقلید میں اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کرنے کی بجائے نشوونما کو بطور فیشن استعمال کرتے ہیں اور انگلیوں اور برتن کو صاف کرنا گنوار پن اور حرص و بخل اور ندیدہ پن تصور کرتے ہیں۔

جہاں تک انگلیاں چاٹنے کی بات ہے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جن کے ساتھ دلی تعلق اور بے تکلفی ہو اور وہ اسے ناپسند نہ کرتے ہوں، جیسے بیوی اور اولاد وغیرہ، بلکہ یہ عمل ان سے محبت کا اظہار ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھانا کھاتے تو وہیں سے گوشت توڑتے جہاں سے حضرت عائشہ توڑتیں، اسی طرح وہیں سے پانی پیتے جہاں سے حضرت عائشہ پیتیں۔

(صحیح مسلم: 300)

متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (انگوٹھا، شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی) کے ذریعے کھایا کرتے تھے اور جب تک انہیں چاٹ نہ لیتے تھے اس وقت تک اسے رومال سے صاف نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے:

أَمْرٌ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّهِ الْبُرْكَةُ

(مسلم، حدیث نمبر 2033)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت کس حصے میں ہے۔ انگلیاں چاٹنا اس بات کی علامت ہے کہ ہم اللہ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع نہ کریں اور اس کا ہر حصہ محبت و شکر کے ساتھ استعمال کریں۔ جرمنی کے طبی ماہرین نے تحقیق کے بعد یہ اخذ کیا ہے کہ انسان کی انگلیوں کے پوروں پر موجود خاص قسم کی پروٹین اسے دست، قے اور پیڑھے جیسی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ بیکٹیریا یا جنہیں ”ای کولائی“ کہتے ہیں، جب انگلیوں کی پوروں پر آتے ہیں تو پوروں پر موجود پروٹین ان مضر صحت بیکٹیریا کو ختم کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ جراثیم انسانی جسم پر رہ کر مضر اثرات پیدا نہیں کرتے خاص طور پر جب انسان کو پسینہ آتا ہے تو جراثیم کُش پروٹین متحرک ہو جاتی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر یہ پروٹین نہ ہوتی تو بچوں میں پیڑھے، دست اور قے کی بیماریاں بہت زیادہ ہوتیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 30 جون 2005ء)

واضح رہے کہ کھانے سے فراغت پا کر انگلیاں چاٹنا مستحب ہے، کھانے کے دوران مستحب نہیں ہے، بلکہ مکروہ ہے خاص طور پر جب ایک برتن میں کئی لوگ مل کر کھانا کھا رہے ہوں تو کھانے کے دوران انگلیاں چاٹنا اور واپس وہی انگلیاں برتن میں ڈالنا، جب کہ دوسرے بھی اس سے کراہت محسوس کریں نہایت ہی بُرا فعل ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”انگلیاں چاٹنے کے بارے میں بخاری میں یہ ایک حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے سے پہلے یعنی دھونے سے پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہیے۔ (صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب لعق الاصابع و معھا حدیث نمبر 5456)

چنانچہ انگلیاں چاٹنے کے بارے میں بخاری کی شرح میں حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے لکھا ہے یہ ان کا ایک نوٹ ہے کہ حضرت سید (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب) فرماتے ہیں کہ یہ بات تمام حکماء کے تجربہ میں آئی ہوئی ہے اور تمام طبیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک خاص لئس کی طاقت ہے مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہیں تو سوائے ہاتھ کی انگلیوں کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہیں کر سکتے حالانکہ تمام جسم میں مس یا لئس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو تو ہم پورے کامیاب نہیں ہو سکیں گے ہاں ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ کی انگلیوں تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اس لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول یعنی جس پر توجہ کا عمل کر رہے ہوتے ہیں اس کی انگلیوں کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہیں اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیوں کے ذریعے اپنی آنکھ کی تاثیرات مسمریزم جو کر رہے ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ادویہ ہاتھ سے بنائی جاویں وہ زیادہ فائدہ دیتی ہیں۔ اب تو آج کل اس زمانے میں ہر چیز مشینوں سے ہی تیار ہوتی ہے لیکن اس زمانے میں ڈاکٹر بھی، طبیب بھی یہی کہا کرتے تھے۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب تو بڑے پڑھے لکھے سرجن بھی تھے، ڈاکٹر بھی تھے بہر حال انہوں نے کہا ہے۔ فائدہ دیتی ہے بہ نسبت ان دوائیوں کے جو مشین کے ذریعہ سے تیار کی جائیں۔ پس اسی اصول کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان انگلیوں سے لقمہ اٹھائے گا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیوں کے سروں پر پڑے گی اور انگلیاں ہی ہوں گی۔ پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے دھونے یا کپڑے سے پونچنے کے بغیر انگلیوں کو چاٹ لے گا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ میں بہ وساطت اس چکنائی کے جو انگلیوں سے چپکی ہوئی تھی پونچے گا اور معدے کے فعل یعنی ہضم میں تقویت دے گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہو جائے گا۔ یہ اس وقت ڈاکٹروں کا، حکیموں کا نظریہ تھا۔ آج تو پتہ نہیں۔ ڈاکٹر اس کے خلاف ہوں گے ڈاکٹر لیکن بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد جو ہاتھ پر لگا ہوتا ہے اس کو چاٹ لینے میں فائدہ ہی ہے۔

بخاری کی روایت میں ہے کہ فَلَا يَسْخَرُ يَدَا حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا۔ اپنے ہاتھ نہ پونچے جب تک کہ ان کو چاٹ نہ لے یا فرمایا ان کو چٹانہ دے۔ شارحین نے کسی سے چٹوانے کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خادم سے یا اپنے بیٹے سے یا اس شخص سے جس کو انگلیوں کے چاٹنے سے گھن نہ آئے چٹوائے۔ اب جس نے کھانا کھانا ہے اس کو ضرورت کیا ہے خود بھی تو چاٹ سکتا ہے۔ تو شرح لکھنے والے بعض دفعہ کہیں کہیں پہنچ جاتے ہیں بہر حال۔ مگر یہ بات نامناسب ہے اور شرف انسانی کے برعکس نظر آتی ہے کہ کسی اور کو کہا جائے کہ تم میری انگلیاں چاٹو۔ اس کا ایک یہ مطلب ہے کہ انسان کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود بھی چاٹ کر صاف کرے اور اپنے زیر کفالت اور زیر تربیت افراد کو بھی یہ بات بتائے کہ وہ اپنی اپنی انگلیاں چاٹ کر صاف کر لیں تاکہ ان طبی فوائد اور دیگر مقاصد کو حاصل کرنے والے بنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں پنہاں ہیں۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22/ مئی 2026ء)

کھانا کھانے کے بعد جہاں انگلیاں چاٹنے کا کہا گیا ہے وہاں بعد میں صابن سے ہاتھ دھونا بھی ضروری ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”کھانا کھا کر کھلی بھی کرنی چاہئے اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں اور اس سے پہلے بھی، تاکہ ہاتھ صاف ہو جائیں اور بعد میں اس لئے کہ سالن کی بومنہ اور ہاتھوں سے نکل جائے۔ آج کل تو مسالے بھی ایسے ڈالے جاتے ہیں کہ کھاتے ہوئے شاید اچھے لگتے ہوں لیکن اگر اچھی طرح ہاتھ منہ نہ دھویا ہو تو بعد میں دوسروں کے لئے کافی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہاتھ دھو کر دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہئے۔ (بخاری۔ کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین) دوسری جگہ فرمایا: گند وغیرہ کی صفائی کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرو۔ لیکن آج کل یہاں یورپ میں کیونکہ لوگوں کو احساس نہیں ہے دائیں اور بائیں کا، اکثر دیکھا ہے گورے انگریز، عیسائی بائیں ہاتھ سے ہی کھا رہے ہوتے ہیں۔ کبھی سڑک پہ جاتے ہوئے نظر پڑ جائے تو ہاتھ میں برگر ہوتا ہے ہمیشہ دیکھیں گے بائیں ہاتھ سے کھا رہے ہوں گے۔ چپس کا لفافہ دائیں ہاتھ میں ہو گا اور بایاں ہاتھ استعمال ہو رہا ہو گا۔ بعض لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں، اس سے بچنا چاہئے۔ کھانا بہر حال دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اپریل 2004ء)

حضرت صاحب نے کیا خوب تجزیہ فرمایا ہے۔ یہاں یورپ کے باسی ہاتھ دھوئے بغیر برگر اور ہر چیز کھا جاتے ہیں بلکہ انہی ہاتھوں سے اپنے کتے کو چھوا ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام کھانا کھانے سے پہلے بھی اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھونے، کُلی کرنے اور دانتوں میں خلال کی تلقین کرتا ہے۔ اب تو ایسے لوشن مارکیٹ میں دستیاب ہیں جن کے استعمال سے کھانے اور سالن کی بوزائل ہو جاتی ہے اور اس لوشن سے کُلی کرنے سے منہ بھی صاف ہو جاتا ہے۔ یورپ میں بائیں ہاتھ سے کھانے کو فخریہ انداز سے دیکھا جاتا ہے جبکہ اسلام دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے اور پانی پینے کی ترغیب دلاتا ہے۔

اب تو فیشن کا زمانہ ہے۔ یورپ کی تقلید کرنا فخر کی بات جانی جاتی ہے گزشتہ دنوں مجھے کسی کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ بار بار پلاسٹک کی بوتل سے پانی پی رہے تھے جو مجھے کچھ معیوب سا لگا۔ میں نے عرض کی کہ گھر میں گلاس استعمال کر لیا کریں ذرا مہذب لگتا ہے تو کہنے لگے کہ آج کل بڑے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ تو سنتِ رسول کی پیروی کرتے تھے۔ خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ہاتھوں سے کھانا کھاتے دیکھا گیا ہے۔ میں نے دنیا کی مختلف قومیتوں کا جائزہ لیا ہے۔ جو تو میں چاول اور مچھلی کثرت سے کھاتے ہیں وہ کھاتے وقت ہاتھوں کا استعمال زیادہ کرتے ہیں جیسے بنگالی، انڈونیشین، افریقین لاطینی ممالک کے باشندے وغیرہ۔ مجھے چونکہ افریقہ میں خدماتِ دینیہ بحالانے کی توفیق ملی ہے۔ وہاں ہر چھوٹا بڑا اپنے دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں دھو کر کھانا کھاتا ہے اور کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیتے ہیں۔ جبکہ اس کے مقابل پر بعض لوگ روٹی کھاتے ہوئے بھی سالن میں ہارڈ چیز کو فوک کے ساتھ کھاتے ہیں۔

سامعین! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہاتھ سے کھانے کے جہاں فوائد ہیں وہاں چند ایک نقصان بھی ہیں لیکن قرآنی حکم، جس کے فوائد، نقصانات سے زیادہ ہوں اُسے اپنالینا چاہئے۔ تاہم میں نقصانات، علم اور اُن سے بچنے کی خاطر بتا دیتا ہوں۔

1- ہاتھ صاف ہونے ضروری ہیں تاجرِ اٹیم ہمارے کھانے کے ذریعے ہمارے اندر داخل نہ ہوں جو بسا اوقات انتہائی مہلک امراض کو جنم دے سکتے ہیں۔

2- کھانا بہت گرم ہو تو اس سے ہمارے ہاتھ جل کر زخمی ہو سکتے ہیں۔

3- ناخن لمبے ہونے کی صورت میں کھانے کے ذرات ان میں پھنس سکتے ہیں جو بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے اُسوہ اور طریق کو اپنانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”سعید آدمی کو چاہئے کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اُس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کے صحابہ نے اختیار کیا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 393)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُسوہِ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بتعاون: زاہد محمود و مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

